سوال

(418) 'حمنہ' کا لغوی معنی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پسرور سے شفیق الرحمن اسلم خریداری (ایجنسی) نمبر 188 لکھتے ہیں۔ حمنہ کے لغوی معنی کیا ہیں کیا یہ نام اسلامی ہے بعض حضرات اس نام کو صحیح خیال نہیں کرتے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عربی لغت کے اعتبار سے ہر وہ چیز جس میں سیاہ اور چھوٹے ہونے کا وصف پایا جاتا ہے اس کی تانیث حمنہ ہے چنانچہ علاقہ طائف میں پائے جانے والی سیاہ انگوروں کی ایک خاص قسم بڑے سیاہ دانوں میں چھوٹے سیاہ دانے سیاہ چیونٹی جوں حیوانات کے جسم سے لگی ہوئی چچڑی کو عربی زبان میں حمنہ کہا جاتا ہے اس وضاحت کے بعد حمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک جلیل القدر صحابیہ ہیں جن کے ذریعے استحاضہ کے متعدد مسائل سے اس امت کو معلومات حاصل ہوئی ہیں ان کی ایک ہمشیرہ حضرت زینب بنت حجش رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ تھیں جن کے نیک اور پارسا ہونے کی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے گواہی دی ہے اس بنا پر کسی بچی کا نام حمنہ رکھا جا سکتا ہے اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے ایسے ناموں کے متعلق لغوی کھوج لگانا تحصیل لاحاصل اور بے سود ہے کیونکہ ان کی معنویت ان کے حاملین کے کردار میں ہے جیسا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق لغوی مفہوم کی کرید کرنا درست نہیں ہے اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نام اور کام کی وجہ سے اپنی نگاہوں سے روپوش رہنے کی تلقین فرمائی تھی لیکن ہمارے لیے صحابہ کرام کے متعلق حسن ظن کا تقاضا یہی ہے کہ ہم اپنے دلوں میں ان کے متعلق محبت اور الفت کے جذبات رکھیں اور کسی بھی پہلو سے ان کے متعلق نفرت کا اظہار نہ ہو چونکہ حضرت حمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت لگانے والوں میں شریک تھیں اس لیے کچھ حضرات اس نام سے تکدر محسوس کرتے ہیں ہمارے نزدیک ایسا رویہ درست نہیں ہے کیونکہ سزا اور توبہ کے متعلق جرم کی نوعیت ختم ہو جاتی ہے ویسے انسان کے نام کا اسکی شخصیت کے ساتھ گہرا تعلق ہوتا ہے اس کے اخلاق و کردار پر بھی نام اثر انداز ہوتا ہے نیز قیامت کے دن انسان کو اس کے نام مع ولدیت آواز دی جائے گی اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: "کہ تم اپنی اولاد کے لیے اچھے نام کا انتخاب کیا کرو۔ (ابوداؤد: الادب، 4948)

اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ نام وہ ہیں جن میں اللہ یا رحمن کے لیے عبودیت کا اظہار ہو چنانچہ حدیث میں ہے: "کہ اللہ تعالیٰ کو عبد اللہ اور عبد الرحمن نام بہت پسند ہیں، (صحیح مسلم: 15587)

اسی طرح وہ نام جن میں بندے کی عبودیت کا اللہ تعالیٰ کی کسی بھی صفت کی طرف انتساب ہو جیسا کہ عبد السلام عبد الرحیم اور عبد القدوس وغیرہ حضرات انبیاء علیہ السلام کے نام بھی اللہ کے ہاں اچھے نام ہیں حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ اپنی اولاد کے لیے انبیاء کے نام تجویز کیا کرو۔ (ابوداؤد: الادب 4950)

اسلاف میں جو نیک سیرت اور اچھے کردار کے حامل لوگ ہوں ان کے نام بھی تجویز کیے جا سکتے ہیں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: "کہ تم سے پہلے حضرات انبیاء علیہ السلام اور صالحین کے ناموں کے مطابق اپنی اولاد کے نام رکھتے تھے۔ (صحیح مسلم: الادب 5598)

ان حقائق کے پیش نظر حمنہ ایک اسلامی نام ہے اور اپنی بچیوں کا نام رکھنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:429